© rasailojaraid.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نظرات

ندوۃ المصنفین نہایت قلیل سرمایہ سے ۳۸ء میں قایم ہوا ابھی پورا ایک برس بھی نہ ہوا تھا کہ دوسری جنگ عالمگیر کا غلغلہ پیدا ہوگیا۔ جس نے عوامی زندگی کا ایک ایک ورق منتشر کردیا۔ ضروریاتِ زندگی کمیاب ہوگئیں اور ان کی قیمتوں کا کوئی حد وحساب ہی نہیں رہا۔ کاغذ کا اول تو ملنا ہی دشوار ہوگیا اور ملتا بھی تھا تو وہ چند قیمت پر کتابت اور طباعت کی اُجرتیں کہیں سے کہیں پہنچ گئیں ان حالات میں کسی ادارہ کا سنجیدہ علمی اور ٹھوس کام کئے جانا اور اپنے ماحول کے تاثرات سے اثر پذیر نہ ہونا جوئے شیر لانے سے کم نہ تھا لیکن قارئین برہان کو یاد ہوگا کہ ہم نے ان نامساعد حالات کا مقابلہ کس پامردی اور صبر واستقلال سے کیا۔ جس اہم اور ضروری کام کا بوجھ اپنی ناتوان ہمت کے کاندھوں پر اٹھایا تھا اسے چند در چند مشکلات اور حوصلہ فرسا رکاوٹوں کے باوجود نبھاتے رہے برہان ایک دن کے لئے متاخر نہیں ہوا۔ اس کے سالانہ بدل اشتراک میں ایک پیسہ کا اضافہ نہیں کیا گیا۔ کتابوں کی اشاعت کا جو پروگرام پہلے سے بنالیا گیا تھا اس میں نہ باعتبار صورت اور نہ باعتبار معنی ذرا فرق نہیں آنے دیا اور پھر ان سب دقتوں اور دشواریوں کے باوصف جنھوں نے ادارہ کی ترقی تو کجا اس کے نفس قیام وبقا کو بھی معرض خطر میں ڈال دیا تھا ہم نے برہان کے صفحات پر یا کسی اور طرح اپنی مشکلات کا اظہار کرکے پبلک سے نہ خصوصی اعانت وامداد کی اپیل کی۔ اور نہ عام رسم ورواجِ زمانہ کے مطابق اپنی خدمات اور ادارہ کی اہمیت وضرورت کا ڈھنڈورا پیٹ کر کسی ریاست کو یا اربابِ دولت وثروت کو اپنی طرف غیر معمولی توجہ کرنے کی دعوت دی اپنی اور اپنے ادارہ کی علمی سنجیدگی اور وقار وتمکنت کو قایم رکھتے ہوئے ہم جو کچھ کرسکتے تھے وہ کرتے رہے یہاں تک کہ وہ دورِ صبر

© rasailojaraid.com